22339- سود کو حلال قرار دینا

سوال

سود کو حلال قرار دینے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

کتاب وسنت اوراجماعی قطعی کے ساتھ سود حرام ہے ، لھذا جس نے بھی اسے حلال قرار دیا وہ کافر ہے .

کیونکہ قاعدہ اوراصول یہ ہے کہ : جس نے بھی ایسی چیز کا انکار کیا جس پر علماء کرام نے واضح اجماع کیا ہو وہ شخص کافر ہے .

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

بلاشبہ ظاہر اور متواتر واجبات کے وجوب ، اور ظاہر اور متواتر حرام کردہ اشیاء کی حرمت پر ایمان رکھنا ایمان کے اصول اور قواعد دین میں سب سے عظیم اصل ہے ، اوراس کا منکر متفقہ طور پر کافر ہے . اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (12/497).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جس نے بھی کسی ایسی چیز کی حلت کا اعتقاد رکھا جس کی حرمت پر اجماع ہوچکا ہو اوراس کا حکم مسلمانوں کے مابین ظاہر ہو اوراس کے بارہ میں وارد شدہ نصوص کے ساتھ شبہ زائل ہوچکا ہو جیسا کہ خنزیر کا گوشت اور زنا ، اوراس طرح کی دوسری اشیاء جس میں کوئی اختلاف نہیں اس نے کفر کیا . اھ

دیکھیں : المغنی لابن قدامۃ المقدسی (12/276).

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

آج جبکہ دین اسلام پھیل چکا ہے اور مسلمانوں میں وجوب زکاۃ کا علم عام ہے حتی کہ اسے ہر خاص وعام جانتا ہے ، اوراس میں عالم اور جاہل شریک ہے ، تو اس کے انکار میں کسی تاویل کرنے والے کی تاویل کے ساتھ معذور نہیں جانا جائے گا ، اوراسی طرح امور دین جب کہ وہ عام اور پھیل چکے ہوں مثلا نماز پنجگانہ اور رمضان المبارک کے روزے ، اور غسل جنابت ، اور زنا اور شراب اور محرم عورتوں سے نکاح کی حرمت ، جن پر امت کا اجماع ہوچکا ہو تو ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے اس کا بھی یہی حکم ہے .

لیکن اگر کوئی شخص نیا نیا اسلام قبول کرنے والا ہو اوراسے اسلامی حدود کا علم نہ ہو تو اگر ایسا شخص جہالت کی بنا پر ان میں سے کسی چیز کا انکار کرے تو وہ کافر نہیں ہوگا . . .

اور جس چیز پر خاص لوگوں کے علم کے ذریعہ معلوم اجماع ہوچکا ہو مثلا بیوی اوراس کی پھوپھی اوراس کی خالہ کو ایک نکاح میں جمع کرنا ، اور قتل عمد کرنے والا قاتل وارث نہیں ، اور دادی نانی کو چھٹا حصہ ملے گا ، اوراس کے مشابہ دوسرے احکام ، جو کوئی بھی ان کا انکار کرے وہ کافر نہیں بلکہ اس کا علم عام لوگوں میں نہ ہونے کی بنا پر اسے معذور جانا جائے گا . اھ

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(سود کا حکم : بلاشبہ کتاب وسنت اور مسلمانوں کے اجماع کے مطابق سود حرام ہے ۔

اور اس کا مرتبتہ اور درجہ : یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور جو کوئی (اس کی طرف) دوبارہ پلٹے یہی جہنمی ہیں، اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے}.

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا :

{اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے اعلان جنگ ہے}.

اور اس لیے بھی کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور کھلانے اور اس کے دونوں گواہوں اور اسے لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے ۔

لھذا یہ سب سے عظیم کبیرہ گناہ ہے ۔

اور اس کی حرمت پر سب کا اتفاق ہے، اور اسی لیے ان لوگوں میں سے جو مسلمان معاشرے اور ماحول میں بسنے والے ہیں جس نے بھی اس کا انکار کیا وہ مرتد ہے، کیونکہ یہ ظاہر اور بالاتفاق حرام کردہ اشیاء میں سے ہے ۔

لیکن جب ہم یہ کہیں کہ : کیا اس کا معنی یہ ہے کہ علماء کرام اس کی ہر صورت پر متفق ہیں ؟

تو اس کا جواب ہے کہ :

نہیں۔ بلکہ بعض صورتوں میں اختلاف واقع ہوا ہے، اور اسی طرح ہے جو ہم زکاۃ میں کہتے ہیں کہ : یہ بالاجماع واجب ہے، حالانکہ سب صورتوں میں اجماع نہیں، لھذا کام کرنے والے اونٹ اور گائے (جو کھیتی باڑی اور پانی لگانے میں استعمال ہوتے ہیں) میں اختلاف کیا ہے، اور زیور میں بھی اختلاف ہے، اور اس طرح کی دوسری اشیاء میں، لیکن مجموعی طور پر علماء کرام سود کی حرمت پر متفق ہیں بلکہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک کبیرہ گناہ ہے) اھ

دیکھیں : الشرح الممتع علی زاد المستقنع (38/8).

تو اس بنا پر یہ کہا جائے گا کہ :

جس نے بھی سود کی حرمت کا انکار کیا وہ کافر ہے، کیونکہ اس کی حرمت ایسے امور میں سے ہے جس پر نصوص دلالت کرتی ہیں، اور علماء کرام اس کی حرمت پر واضح اجماع کر چکے ہیں اور مسلمانوں پر یہ اجماع عام ہے ۔

لیکن جب کوئی شخص سود کی صورتوں میں سے کسی ایک صورت کی حرمت کا انکار کرے جس صورت کی حرمت میں علماء کرام کے مابین اختلاف ہے، یا پھر اس کی صورت میں ظاہری اجماع نہیں، تو پھر وہ کافر نہیں ہوگا، بلکہ اس کی حالت کو دیکھا جائے گا ہو سکتا ہے وہ مجتھد ہو اور اپنے اجتھاد پر اسے اجر ملے، اور ہو سکتا ہے وہ معذور ہو، اور بعض اوقات وہ فاسق ہو سکتا ہے جبکہ وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتے ہوئے اسے حلال سمجھے ۔

اللہ اعلم، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.

واللہ اعلم.